دھرم کی رکھشا کے لئے سخت قواعد مرتب کئے ہیں جس کی پابندی ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ ضروریات زندگی کو کم کر کے سادگی اختیار کرنا اُن کا نیک مقصد ہے۔ اہنسا اُس کا افضل ترین دھرم اور سچی آزادی کا حاصل کرنا اُس کا آدرش ہے جین دھرم پالن کرنے والا سادھو ایک ہی جگہ بہت مدت کے لئے ڈیرا نہیں جما سکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ کسی جگہ اپنی ملکیت قایم کر سکتا ہے۔ جین دھرم کی تعلیم اُسے ہمیشہ کے لئے گھنے جنگلوں کے گوشوں یا نا آشنا پہاڑوں کی گپھاؤں میں تن تنہا رہنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ایک جین سادھو کے لئے لازم ہے کہ وہ شب و روز جین دھرم کی اشاعت میں مصروف رہے۔ نہ اُسے ریل میں سفر کرنے کی اجازت اور نہ ہی کسی جانور پر سواری کرنے کا فرمان۔ ننگے سر اور ننگے پاؤں گاؤں گاؤں اور شہر شہر پیدل چلکر جین دھرم کا پرچار کرنا اُس کا فرض ہے۔ پڑھنے اور پڑھانے میں زندگی بسر کرنا۔ بے غرض اور بے تعصبی سے بلا خوف ستیہ دھرم کا پرچار کرنا ہی جین سادھو کا کام ہے۔ آپ میں ایک سچے جین سادھو کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔ جین اچاریہ کے فرائض ایک سادھو کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ دھارمک میدان میں اگر ایک سادھو سپاہی کا درجہ رکھتا ہے تو جین اچاریہ کو سپہ سالار کا رتبہ حاصل ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تاجور بادشاہ کی مانند ہے وہ جین دھرم اور جین سماج کی ترقی کا ذمہ وار ہے۔ اگر دھرم پر حملہ ہو تو وہ جواب دہ ہے۔

اگر کوئی مصیبت رونما ہو۔ تو اُسے مٹانے کی تجاویز عمل میں لائے بد رسوم کو دور کر کے ترقی کے وسائل اختیار کرے۔ اس قدر بارِ گراں کو اٹھانے کی اس وقت آپ کی ہی ہمت تھی۔ آپ اپنی مشکلات کو سمجھتے تھے۔ لیکن اُن کے ڈر سے پیچھے ہٹنا اصول کے خلاف تھا۔ ایک آچاریہ کی ذمہ داریوں کے بوجھ کو خندہ پیشانی سے آپ نے سر پر اٹھایا اور آخر دم تک مردانہ وار تن دہی سے اُنھیں سر انجام دیا۔

پالی تانہ سے سفر کرتے ہوئے۔ بوٹاد۔ لیمری۔ ڈووان وغیرہ میں لوگوں کو دھرم اُپدیش سناتے ہوئے مکتسر تشریف لائے۔ راجہ صاحب کے دیوان بہادر سیٹھ پھولچند نے خوب دھوم دھام سے آچاریہ جی کا نگر پرویش کرایا۔ پھولچند بھائی نیک دل اور عقیدت مند شراوک تھا۔ آپ نے سوری جی کی علمیت اور شخصیت کی تعریف راجہ صاحب سے کی جس سے اُس کے دل میں درشن کا اشتیاق پیدا ہوا۔ راجہ صاحب اپنے اُمراء اور رؤسا کے ہمراہ درشن کے لئے تشریف لائے۔ آچاریہ جی مہاراج نے اُن پر اہنسا دھرم کی فضیلت ظاہر کی۔ اور جیو دیا پر زور دیتے ہوئے گوشت خوری کی مدلّل تردید کی۔ جس سے راجہ صاحب قائل ہو گئے۔ جتنے روز آچاریہ جی مکتسر میں تشریف فرما رہے۔ اُتنے دن راجہ صاحب خود اپاسرے میں تشریف لا کر دھرم اُپدیش سنتے رہے۔ مکتسر سے روانہ ہو کر شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں

دھرم اُپدیش سنا کر شراوکان کو اُن کے فرائض سے آگاہ کرنے لگے۔ یوں تو آپ پہلے بھی گجرات اور کاٹھیاواڑ کے شہروں اور گاؤں کا دورہ کر چکے تھے اور لوگ آپ سے آشنا تھے مگر اس دفعہ آپ کی شخصیت میں خاص کشش تھی آپ جس جگہ جاتے لوگ آپ کے استقبال کو دوڑے ہوئے آتے تھے۔ وہ سب آپ کی خدمت میں اپنی شردھا اور بھگتی کا اظہار کرنے کے لئے بے قرار تھے۔ ہر شخص کی زبان سے یہی نکلتا تھا۔ کہ آچاریہ مہاراج عرصہ دراز تک گجرات میں سفر کر کے انھیں دھرم اُپدیش سُناتے رہیں۔

آچاریہ جی مہاراج کا گجرات میں خاص پروگرام تھا۔ ایک طرف وہ قدیم پُستکیں جو دن بدن تباہ اور برباد ہو رہی تھیں اُن کی حفاظت کا بندوبست کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف اُن پستکوں کو پڑھنے والے پیدا کرنے کے لئے سنسکرت اور پراکرت کی تعلیم کی اشاعت کے لئے لوگوں کو پاٹھ شالائیں قایم کرنے کا اُپدیش دے رہے تھے۔ آپ جگہ جگہ پرادسوال شری مال وغیرہ جاتیوں کو ایک دوسرے سے ملانے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر تفاوت کی خلیج اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ اُسے عبور کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ ہر جگہ کے مقامی حالات کو مدّنظر رکھ کر آپ لوگوں کی ضرورت کے مطابق انھیں عمل کرنے کو فرماتے تھے۔ آپ کے اُپدیش میں وہ تاثیر تھی کہ ایک دفعہ تو لوگوں کو ہم رائے کر لیتے تھے۔ مشکل یہ تھی کہ آپ چند روز سے

زیادہ کسی جگہ نہ ٹھہر سکتے تھے تمام گجرات کا چکّر لگانے کے علاوہ آپ
کو ہر وقت پنجاب کا خیال لگا رہتا تھا۔

بکرم سمّت ۱۹۴۴ کے چترماس کے لئے کئی شہروں سے
درخواستیں آ رہی تھیں۔ رادھن پور اور پاٹن میں چترماس کرنے کی
ضرورت تھی ابھی چترماس میں دو ڈھائی ماہ باقی تھے آپ پہلے رادھن پور
میں تشریف لے گئے وہاں بیساکھ شدی ترودشی کے روز آپ
کے دست مبارک سے بڑودہ نواسی چھگن لال نام کے نوجوان کو
بڑے دھوم کے ساتھ دکھشا دی گئی۔ چھگن لال کی عمر اُس وقت
صرف سترہ سال کی تھی۔ دکھشا کے بعد نوجوان کا نام ہلب وجے
رکھا گیا۔ چند روز قیام کرنے کے بعد رادھن پور سے شہر پاٹن میں
آئے۔ وہاں پر بھگوان پارشنا تھ جی کی ایک قدیم مورتی کے
درشن کئے۔ کہا جاتا ہے کہ ونراج چاوڑی نے شری سگن
آچاریہ سے اِس مورتی کی پرتشٹا کروائی تھی۔

پاٹن میں تشریف لانے کا مقصد پراچین جین بھنڈاروں کی
اچھی طرح کھوج اور سنبھال کرنا تھا پاٹن کے بھنڈاروں کی خراب
اور خستہ حالت آپ پہلے بھی دیکھ چکے تھے اِس شہر کے لوگ
اسقدر بے احتیاط تھے کہ کسی غیر کو تو کیا جین دھرمی کو بھی پُستک
بھنڈار نہ دیکھنے دیتے تھے۔ آپ اِس سے پہلے بھی بڑی مشکل سے
چند ضروری پُستکیں نکلوا کر نقل کرانے میں کامیاب ہو گئے تھے
آپ نے پہلی مرتبہ بھی متواتر اُپدیش دیکر لوگوں کو ہدایت کی تھی کہ جین پستکوں
کو بھنڈاروں کے تہ خانوں سے نکلوا کر اچھی طرح پڑتال کریں۔ اور

لائبریریاں قایم کرکے قدیم پستکوں کو روشنی میں رکھیں لیکن اُس وقت آپکی فہمایش کا بہت اثر نہ ہوا تھا - کوتاہ اندیش لوگ اپنی دیرینہ عادات کو چھوڑنے سے قاصر تھے - مگر اِس دفعہ آپ کا پاٹن تشریف لانا خصوصیت رکھتا تھا - پاٹن شہر کے بارسوخ اور متمول شراوکان نے خاص پُرزور خطوط لکھکر آپ سے تشریف فرما ہونیکی درخواست کی تھی - وہ آپ کے خیالات سے اچھی طرح واقف تھے - اور آچاریہ جی کے حکم کو بسر و چشم منظور کرنے کے لئے تیار تھے - آپ ایسے عمدہ موقع کو ہاتھ سے نہ گنوا سکتے تھے - اِس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر آپ نے پاٹن کے چھوٹے بڑے تمام بھنڈاروں کا اچھی طرح ملاحظہ کیا -

مکمل چھان بین کرنے کی غرض سے آپ نے مختلف بھنڈاروں کی فہرست بنانے کیلئے اپنے سادھوؤں کی ذمہ داری لگا دی اور انھیں حکم دیا - کہ جو پستکیں تاڑپتروں پر لکھی ہوئی ہیں - انھیں نہایت احتیاط سے نکالا جائے - اور تمام پستکوں کی اچھی طرح پڑتال کی جائے - آپ خود ہر ایک بھنڈار میں گئے - اور تیار کردہ فہرستوں کا ملاحظہ کیا - تاڑپتروں کی حالت ناگفتہ بہ تھی - بہت سی پستکوں کو دیمک کھا گئی تھی - کئی پستکوں کی ایک سے زیادہ کاپیاں دستیاب ہوئیں - بھنڈاروں کی حفاظت کرنا آپ اپنا اولین فرض خیال کرتے تھے - چنانچہ پاٹن میں آپ کا خاص مضمون یہی تھا کہ ضائع ہوتی ہوئی پستکوں کی حفاظت کرو خوش قسمتی سے تم لوگ ودوان آچاریوں کے بے بہا علمی خزانوں کے وارث بنے ہو - یہ آپ کی

زندگی کا مقدّس فرض ہے کہ خود اُن سے فیض حاصل کرو۔ اور دوسرے متلاشیانِ علم و حق کو اِس چشمۂ آبحیات سے پیاس بجھانے دو۔ بعض لوگ اِس قدر جاہل تھے کہ وہ آچاریہ مہاراج کے خلاف بھی بھڑک اُٹھے باوجود اپنے نیتاؤں کی ہدایت کے وہ پُستکوں کو بھنڈاروں سے باہر نہ نکالنے دیتے تھے بے سمجھی کے باعث وہ اِسقدر لکیر کے فقیر تھے کہ وہ بھنڈاروں کی حفاظت کرنے کی بجائے یہ بہتر سمجھتے تھے کہ وہ وہیں پڑے پڑے تباہ ہو جائیں۔ اُنھیں ڈر تھا کہ باہر نکالنے سے کہیں اُن کے ہاتھ سے چھن نہ جائیں۔ آپ نے اُنھیں سمجھایا۔ کہ مسلمانوں کی اندھیر گردی کا زمانہ گذر چکا ہے۔ انگریزی راج میں کوئی زبردستی پستکیں نہیں چھین سکتا۔ وقت آگیا ہے۔ کہ جینی لوگ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور بھنڈاروں کے مالک محض پستکوں کی چوکیداری ہی کا کام نہ کریں بلکہ خود علم حاصل کر کے اُنھیں پڑھیں۔ اور اپنے بزرگوں کے بے بہا موتیوں کے ذخیروں کو دنیا کے روبرو پیش کریں۔ تاکہ جین دھرم کے متعلق عوام الناس میں پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دُور ہو کر اہنسا دھرم کو فروغ حاصل ہو۔ آپ کے مسلسل اُپدیشوں کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ہزاروں روپئے پستک اُدّھار کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ شکستہ تاڑپتروں اور دیمک خوردہ شاستروں کی لکھائی کیلئے ایک باقاعدہ محکمہ نقل (Copying Dapartment) قایم کر دیا گیا۔ جس میں کئی ایک کاتب ملازم رکھے گئے۔ جنھوں نے شراوکان کی ایک کمیٹی کے زیر نگرانی تحریر کا کام شروع کر دیا

چترماس شروع ہونے سے چند روز پیشتر آپ پاٹن سے روانہ ہوکر رادھن پور پہنچ گئے۔ وہاں ہاڑ شدی دسمی کے روز ایک اور نوجوان کو دکشا دی۔ اور اس کا نام بھگتی وجے رکھا۔ بکرم سمت ۱۹۴۴ کا چترماس اسجگہ کیا۔ پاٹن کی طرح رادھن پور میں بھی جو سنگھ بھنڈار تھے۔ اُن کا خاطرخواہ بندوبست کرا دیا۔ اس چترماس میں آپ کی آنکھوں میں بہت تکلیف رہی۔ آپ کی ایک آنکھ میں آہستہ آہستہ پانی اُتر رہا تھا۔ اِس لئے آپ خود ویاکھیان نہ دیتے تھے بلکہ یہ کام شری ہرکھ وجے جی مہاراج کے سپرد تھا۔ آنکھوں کی بڑھتی ہوئی تکلیف کو دیکھ کر آپ کے بھگتوں کو بہت تشویش ہوئی۔ احمد آباد نواسی سیٹھ پریماں بھائی اور دلپت بھائی ریاست جوناگڈھ کے رہنے والے مشہور ڈاکٹر تربھون داس موتی شاہ کو جو آنکھیں بنانے میں خاص مہارت رکھتے تھے ہمراہ لیکر رادھن پور آئے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو کہ خود جینی شراوک تھے شری سنگ کو تسلی اور تشفی دی۔ چونکہ ابھی آنکھ بننے کے قابل نہ تھی۔ اس لئے اپریشن ملتوی کر دیا گیا۔ رادھن پور میں کثرت سے لوگ آپ کے درشن کو آتے رہے۔

پنجاب نواسی جینیوں کو آپ کے آچاریہ پد دیئے جانے کی ازحد خوشی ہوئی۔ وہ اپنے پرم اُپکاری گورو کے درشن کرنے کے خواہشمند تھے۔ چترماس کے اختتام پر کئی پنجابی آپ کے درشن کے لئے رادھن پور میں پہنچے۔ رادھن پور کے جینی پنجابی جینیوں کی عادات اور رسم و رواج سے بالکل ناواقف تھے۔ اوّل ہی اوّل جب جنبے پنجابی آچاریہ جی مہاراج کا ٹھکانہ دریافت کرتے ہوئے اپاسرے

کے قریب پہنچے تب اُنھوں نے ایک جین مندر شناخت کر کے
اُس کے چبوترے پر اپنا اسباب رکھ دیا اور خود بھی اوپر چڑھ گئے
وہ خوش تھے - کہ جلد کسی شراوک کے ہمراہ جاکر آپ کے درشن
کریں گے - جب گجراتی جینیوں نے چند آدمیوں کو پاجامے پہنے
ہوئے مندر کے چبوترے پر کھڑے دیکھا - وہ ہاتھوں میں لاٹھیاں
لیکر شور مچاتے ہوئے اُنھیں پیٹنے کو آئے - کیونکہ اُنھیں شک ہو گیا کہ
پاجامے پہنے ہوئے مسلمان اُن کے مندر کی بےحرمتی کے لئے آئے ہیں
یہ کیفیت دیکھ کر پنجابیوں نے کہا - کہ ہم تو جینی ہیں - پنجاب سے شری
آچاریہ مہاراج کے درشن کرنے کو آئے ہیں - نہ اُن کی زبان گجراتی
سمجھتے تھے - اور نہ وہ گجراتیوں کی - مگر آچاریہ جی مہاراج کا نام منہ
سے نکلا ہی تھا کہ وہ سمجھ گئے اور محبت اور الفت سے آچاریہ جی
مہاراج کے پاس لے گئے - اور اُن سے گستاخی کی معافی مانگنے
لگے - گجراتی لوگ حیران تھے - کہ پنجاب کے لوگ مسلمانوں کا
لباس زیب تن کرتے ہیں - آپ مترجم بن گئے - اور ایکدوسرے
کے خیالات گجراتی اور پنجابی زبان میں ترجمہ کر کے بتلانے لگے - آپ
نے گجراتیوں کو سمجھایا کہ اُن کا کچھ قصور نہیں یہ پنجاب کا رواج ہے
مسلمانوں کے زیر اثر ہندوؤں نے دھوتی کی بجائے پاجامہ پہننا
شروع کر دیا ہے - گجراتی کہتے تھے کہ مردوں نے تو پاجامہ پہنا ہی
ہے مگر اُنھوں نے عورتوں کو بھی مسلمانوں کی شلوار پہنا دی ہے -
آپ نے پنجابیوں سے مخاطب ہو کر اُنھیں اِس کمزوری کے لئے
شرم دلائی اور کہا حیف ہے کہ تم جینی ہو کر اپنا قومی لباس نہیں پہنتے

اگر آپ نے اپنے آباؤ اجداد کا لباس پہنا ہوتا۔ تو آپ کی اس طرح ہنسی نہ ہوتی۔ ہر ایک آدمی کے لئے از حد ضروری ہے۔ کہ وہ اپنا قومی لباس پہنے تاکہ جس جگہ بھی جائے آسانی سے شناخت کیا جائے۔ غیروں کا لباس زیب تن کرنا قومی بے حرمتی ہے۔

چترماس ختم ہوتے ہی آپ نے احمد آباد کی جانب رُخ کیا۔ اور رفتہ رفتہ وہاں پہنچ گئے۔ اسجگہ ڈاکٹر تربھون داس نے پھر آنکھ کا ملاحظہ کیا۔ اور نہایت ہوشیاری اور کامیابی کے ساتھ موتیا بند نکال دیا۔ اور خاص و عام سے تحسین حاصل کی۔ شری سنگھ احمد آباد نے شکریہ کا ایک سارٹیفکٹ ڈاکٹر صاحب موصوف کو دیا۔ آنکھ درست ہو جانے سے آپ پھر اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ اور گجرات کے شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں گھوم کر اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنایا۔ تیرتھوں کی حفاظت کا کام آنند جی کلیان جی کی پیڑھی کے سپرد تھا یہ کمیٹی احمد آباد میں تھی اور وہاں سے تیرتھوں کی آمدنی اور خرچ کا انتظام کرتی تھی آپ کی کوشش سے جاتریوں کے آرام اور حفاظت کے لئے بہتر بندوبست ہو گیا۔ آپ جس جگہ بھی جاتے لوگ سچی عقیدت سے درشن کو آتے تھے۔ جین سادھو اور سادھویاں جو آپ کے شش نہ تھے مگر آپ کے تپ گچھ سے تعلق رکھتے تھے وہ بندنا نمسکار کرتے تھے۔ اور آپ کو اپنا آچاریہ تسلیم کرنے میں خوش قسمتی

لہ اس واقعہ کا سورت میں ہونا بھی بیان کیا گیا ہے۔ وثوق سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ضرور رادھن پور میں ہوا اور سورت کے چترماس میں نہیں ہوا۔ ممکن ہے کہ دونوں جگہ ایسا واقعہ پیش آیا ہو۔

سمجھے تھے - آپ سادھو اور سادھویوں کو یہی ہدایت کرتے تھے کہ نیے سنجم کا اچھی طرح پالن کرتے ہوئے جین شاسن کی خدمت سر انجام دو۔

جگہ بجگہ دھرم اپدیش سنا کر لوگوں کو ہوشیار کرتے ہوئے بکرم سمت ۱۹۴۵ کا چترماس شہر دھسانہ میں کرنے کے لئے روانہ ہوئے - منزل بمنزل سفر کرتے ہوئے دھسانہ کے نزدیک ایک گاؤں میں آئے - اسجگہ جینیوں کا بڑا بھاری پستک بھنڈار تھا - مگر اس وقت تیڑی کے شراوکان کے قبضہ میں تھا - شراوکان آپ کے شردھالو بن گئے تھے آچاریہ جی کے تیڑی تشریف لانے پر انھوں نے اس بھنڈار کو آپ کی بھینٹ کر دیا - کہا جاتا ہے کہ اس بھنڈار میں اندازاً سولہ ہزار پستکیں تھیں جن میں چند ایک ایسی تھیں جن کی آپ کو خاص تلاش تھی - تیڑی سے روانہ ہو کر آپ دھسانہ پہنچ گئے اور چترماس وہیں کیا -

پاٹن اور رادھن پور کی طرح دھسانہ میں بھی زیادہ کوشش پستک بھنڈاروں کی ہی تھی - سابقہ دستور کے مطابق اسجگہ بھی فنڈ فراہم کیا گیا جس سے پستکوں کی مرمت اور درست لکھائی کا اچھی طرح انتظام ہو گیا - آپ اب تک چند ایک پاٹھ شالائیں قائم کر چکے تھے شراوکان نے ایک پاٹھ شالہ اسجگہ بھی کھول دی - چھوٹے لڑکوں کی دھارمک واقفیت کے لئے آپ نے اسجگہ سوال و جواب کی شکل میں ایک پستک تیار کی - جس کا نام پرشن اتراولی رکھا گیا - اسے لکھنے کی بڑی غرض یہ تھی کہ بچوں کے دل میں اچھے سنسکار پیدا ہوں - اِس چترماس میں آپ کے ساتھ راتل اشیائنگ

سوسائٹی کے سکریٹری اے ایف روڈلف ہارنل صاحب کے ساتھ خط و کتابت شروع ہوئی - ہارنل صاحب اُس وقت اُپاسک دشانگ سوتر کو انگریزی میں شرح لکھ رہے تھے - صاحب بہادر کو ایک مکمل جین عالم کی مدد کی ضرورت تھی جو اُن کے شکوک رفع کر سکے - خوش قسمتی سے ہارنل صاحب کو جین آچاریہ شری مد وجے آنند سوری جی کے نام کا پتہ لگا - آپ کی انٹروڈکشن آچاریہ جی مہاراج سے سیٹھ دلپت بھائی احمد آباد نواسی کے ذریعہ ہو گئی - اور عرصہ تک خط و کتابت ہوتی رہی -

تمسانہ میں بھی پنجاب کے مختلف شہروں سے مہاراج صاحب کے بھگت درشن کیلئے پہونچتے رہے - سب کے سب آپ کی خدمت میں جلد پنجاب تشریف لانے کے لئے عجز و انکساری سے درخواست کرتے تھے جو پرتمائیں آپ نے پنجاب بھجوائی تھیں اُنکے پہنچنے پر شراوکان نے اپنے اپنے شہر میں جین مندر بنوانے شروع کر دیئے تھے اِس لئے پنجاب کے شہر شہر میں آپکی آمد کا انتظار ہو رہا تھا - پنجابی لوگ مندروں کی پرتشٹھا کروانے اور دیو پوجن کا طریقہ سیکھنے کے لئے بے صبر ہو رہے تھے خود آچاریہ جی کے دل میں بھی سرزمین پنجاب کے لئے خاص قدر اور اُلفت تھی - علاوہ ازیں آپ گجرات کاٹھیاواڑ - کچھ - وغیرہ دیشوں میں پانچ سال تک

ؔ اس خط و کتابت کا ضروری حصہ جین دھرم پرسارک سبھا بھاؤنگر نے ایک ٹریکٹ موسومہ پرشن اتر سنگرہ میں شائع کر دیا ہے -

گھوم کر شراوکان کو ادائیگی فرائض کے لئے بیدار کر چکے تھے اور
کئی ایک شراوکان اور سادھو اس قدر سمجھ دار ہو گئے تھے کہ وہ
آپ کے خیالات کا پرچار جاری رکھ سکتے تھے - تمام حالات کو
دیکھتے ہوئے آپ نے سمانہ کے چترماس کے بعد پنجاب کی طرف
سفر کرنا مناسب سمجھا -

گذشتہ پانچ سال میں شری آچاریہ مہاراج نے کاٹھیاواڑ
گجرات اور کچھ کے متعدد شہر اور گاؤں گاؤں میں گھوم کر جو کام کیا
اُس کا مختصر بیان اس طرح ہے - اوّل سینکڑوں خوبصورت اور قدیم
پرتمائیں گجرات کاٹھیاواڑ اور کچھ سے پنجاب کے مختلف شہروں
میں بھجوائیں - اور وہاں کے مندروں کے لئے اس طرف سے
ہزاروں روپے کی لاگت کے چندوے - پوٹھیے - ریشم کے کپڑے
کلس - آرتیاں - منگل دیوے وغیرہ ساز و سامان بھجوایا جس سے
پنجاب کے مندروں کی خوب زیبائش ہوئی -

دویم - گجرات کے مندروں کے جیرن اُدّہار کی طرف لوگوں کی
توجہ مبذول کرائی -

سویم - تباہ اور برباد ہوتے ہوئے پستک بھنڈاروں
کی حفاظت کے لئے فنڈ قایم کرا کر اُن کا خاطر خواہ انتظام کیا -

چہارم - شیتھلا آچاری اور ڈیرہ داری یتیوں کے جادو کو
اپنے پُر زور ویاکھیانوں سے توڑ کر سادھوؤں کو شاستروں کے
مطابق زندگی بسر کرنے کا اپدیش دیا -

پنجم - تیرتھوں اور مندروں کے متعلق جو آساتنائیں ہو رہی

تھیں انھیں دور کرنے کی کوشش کی -
ششم - سینکڑوں لوگوں کو شراوک کے بارہ برت اور برہمچریہ کا نیم دلا کر اُن کے جیون کو اعلیٰ پایہ کا بنانے میں مدد دی -
ہفتم - کئی ایک مقاموں پر اشاعت تعلیم کے لئے پاٹھ شالائیں قائم کرائیں اور سادھوؤں اور گرہستھوں کی توجہ سنسکرت اور پراکرت کے مطالعہ کی طرف مبذول کرائی -
ہشتم - اوسوال - شریمال - پوروال وغیرہ جاتیوں میں رشتۂ اتحاد قایم کرنے کی سعی کی اور دھارمک کاموں میں اتفاق سے سرانجام دینے کے لئے انھیں متحد کیا -
نہم - پنجابی اور گجراتی شراوکوں کا ایک دوسرے سے تعارف کرایا - ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں پنجابی تیرتھ یاترا کے لئے گجرات آنے لگے -
دہم - شراب نوشی کا تدارک کیا - اور گجرات میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی لہر کا مقابلہ کیا - جین سماج کی مروّجہ بدرسوم کےخلاف آواز اُٹھائی - بالخصوص ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا رواج جو متموّل گھرانوں میں مروّج تھا - اُس کی مذمت کی - پانچ سال کے عرصہ میں آپ جس جگہ بھی تشریف لے گئے نہایت عزّت اور تعظیم کے ساتھ جلوس کے ہمراہ آپ کا استقبال ہوا پوجی کے کئی اودیاپن ہوئے اور جگہ جگہ سموسرن رچے گئے - اور اٹھائی مہوتسو کئے گئے - گجرات میں آپ کی زندگی جاہ و جلال کی زندگی تھی بڑے بڑے سیٹھ آپ کے حکم کو سر و چشم منظور کرتے تھے جگہ

جگہ مندر تیرتھ اور پستک بھنڈار تھے - کام کے لئے میدان وسیع
تھا آپ کے نزدیک اِس سے بھی افضل کام پنجابی جینیوں کی خبرگیری
اور بہتری تھا - اگرچہ سینکڑوں میل کا فاصلہ تھا پھر بھی آپ کو یہ دراز
سفر مشکل نظر نہ آتا تھا - کیوں نہ ہو پنجابی جینیوں میں نئی زندگی کی
روح پھونکنے کا فخر آپ ہی کو حاصل ہے -

تھانہ کا چترماس ختم ہونے پر آپ معہ سادھوؤں کے
شری تارنگا تیرتھ کی یاترا کی خاطر روانہ ہوئے - وہاں سے پنجاب
کی جانب رُخ کر دیا - اور سفر کرتے ہوئے پالن پور آ پہنچے - اِس جگہ
آپ کے آخری درشنوں کے لئے سینکڑوں گجراتی مختلف شہروں
سے آ پہنچے انھوں نے گجراتی جینیوں کی طرف سے آپ شری جی
کی خدمت میں پنجاب سے جلد لوٹنے کی درخواست کی - اُن کی
آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ ایسا محسوس کر رہے تھے جیسا
کہ ہاتھ میں آیا ہوا رتن نکلا جا رہا ہے - مگر وہ مجبور تھے - آپ نے انھیں
مناسب جواب دیکر شانت کیا - پالن پور نواسیوں کی درخواست پر
آپ نے سات شرادکوں کو دکھشا دی - اور انکا نام شُبھ وجے -
لبدھی وجے - موتی وجے - جس وجے - مان وجے - دان وجے اور
رام وجے جی رکھا - کہا جاتا ہے کہ یہ دکھشا خوب دھوم دھام سے
ہوئی اور یہ آپ کے روبرو گجراتیوں کا آخری جلسہ تھا -

پنجاب کو واپسی - پرتِشٹھہ مہوتسو اور دھرم اُپدیش

پالن پور سے آپ معہ ششیہ پریوار کے پنجاب کی جانب خوب جاہ و جلال سے روانہ ہوئے۔ گجراتی جینیوں کی شان دار الوداع ناقابلِ فراموش تھی۔ آپ نے لوگوں کو نہایت مؤثر دھرم اُپدیش دیا۔ اور انھیں کاٹھیاواڑ میں دھرم کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھنے کو فرمایا۔ آپ منزل بمنزل گورواڑ کی طرف روانہ ہوئے۔ ارادہ یہ تھا۔ کہ آئندہ چترماس پنجاب میں کیا جائے۔ اور پنجابی جینیوں کو دھرم کی سچائی سے آشنا کر کے پنجاب کے درجے کو جین دنیا میں بلند کیا جائے۔ کوہ آبو کے مندروں کی جاترا کرتے ہوئے سروہی میں تشریف لائے۔ اگرچہ یہاں ٹھہرنے کا ارادہ نہ تھا۔ مگر کثرتِ بارش کی وجہ سے آپ کو چند یوم رُکنا پڑا۔ کہتے ہیں کہ بارش اس زور سے ہوئی کہ علاقہ میں چاروں طرف پانی ہی پانی بھر گیا۔ اور راستہ چلنا مشکل ہو گیا۔ مگر سفر کی دشواری آپ کو ہراساں نہ کر سکتی تھی۔ دن بھر میں جس قدر سفر طے ہو سکتا تھا۔ آپ کئے جا رہے تھے۔ آہار پانی کی پرواہ نہ تھی۔ کئی سادھو بیلے اور تیلے رکھ کر بہار کر رہے تھے۔ ایک دفعہ عجب وقت پیش آئی غروب آفتاب کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ساری آبادی مسلمانوں

کی ہے۔ غربت کے باعث لوگ چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں رہتے تھے
بھلا اِس قدر سادھوؤں کو وہاں رات ٹھہرنے کو جگہ کہاں سے
ملتی موسم خراب ہو رہا تھا۔ بجلی چمک رہی تھی اور آسمان پر سیاہ
بادل چھائے ہوئے تھے ایسا دکھائی دیتا تھا۔ کہ ذرا سی دیر میں
موسلادھار پانی پڑے گا۔ ماجرا دیکھکر آپ نے نہایت دوراندیشی
سے اپنے سادھوؤں کو حکم دیا کہ گاؤں کی مسجد میں ڈیرہ ڈال دو۔
آج رات وہیں ٹھہرنا ہے کیوں کہ آس پاس اور کوئی جگہ نہیں جس
میں کہ وہ سب پناہ گزیں ہو سکیں جب دیہاتی مسلمانوں نے ننگے
سر اور ننگے پاؤں ہاتھوں میں دراز ڈنڈے لئے ہوئے سادھوؤں
کے دستہ کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تب اُن کے غصّے
کی انتہا نہ رہی۔ گاؤں کے تمام لوگ اکٹھے ہو گئے اور لڑنے کے
لئے تیار ہو کر سادھوؤں کو مسجد سے باہر نکالنے کے لئے آئے۔
اُن کے غصّے کی آگ مشتعل ہو چکی تھی۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ کافر
سادھوؤں نے مسجد شریف کو ناپاک کر دیا ہے۔ اِدھر آچاریہ جی
مہاراج نے مسجد میں پہنچتے ہی مُنی بیروے جی کو حکم دیا کہ وہ اپنی دلکش
اور سُریلی آواز میں بھجن گانا شروع کریں آپ کو پہلے ہی سے
اِس بات کا علم تھا کہ متعصب مسلمان اُن کا مسجد میں ٹھہرنا کبھی گوارا
نہ کریں گے۔ آپ یہ بھی جانتے تھے کہ مُنی بیروے جی کے گانے
میں وہ تاثیر ہے کہ پتھر دل کو پگھلا کر موم کر دیوے۔ اور لڑائی کے
جذبے کو نکالکر انسان کو شانت بنا دیوے۔ مسلمانوں نے مسجد کے
قریب پہنچکر دلکش گانے کی آواز کو سنا اور محوِ حیرت ہو گئے دیہاتی

مسلمان تھے۔ سمجھنے لگے کہ رنگیلے سادھو ہیں اور خدا کی تعریف میں بھجن گا رہے ہیں۔ ایک کہنے لگا۔ کیسی رسیلی آواز ہے۔ دوسرا بولا دل کش بھجن ہے۔ تیسرے نے خیال ظاہر کیا ہمارا کیا نقصان ہے۔ بچاروں کو رات بھر ٹھہرنے دو۔ مگر مسجد کا ملّا پکار اُٹھا۔ یارو غضب کرتے ہو خداوند کریم کے قہر کا ڈر نہیں مسجد میں گانا ہو ظلم ہو گیا۔ کافر سادھوؤں کو جان سے مار ڈالو۔ یہی اِن کے جُرم کی سزا ہے۔ مگر ملّا کی تقریر باطل ثابت ہوئی۔ سادہ دل دیہاتی گانے پر مست ہو چکے تھے انھیں روحانی آنند محسوس ہو رہا تھا اور وہ سادھوؤں کو کسی قسم کی تکلیف دینا نہ چاہتے تھے۔ وہ لوگ جو مارنے کے ارادے سے آئے تھے۔ ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اُنھیں دھرم لابھ کہا۔ اور ایک طرف بیٹھ جانے کو فرمایا۔ آپ کے طریقۂ گفتگو سے متاثر ہو کر لوگوں نے کہا۔ مہاراج آپ کو دھن ہے آپ ہماری خوش قسمتی سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ ہم نے آج تک کبھی ایسا میٹھا گانا نہیں سُنا۔ ہمیں اور بھجن سننے کا اشتیاق ہے اِس لئے مہربانی فرماویں۔ چونکہ سندھیا کا وقت ہو چکا تھا اور ابھی سادھوؤں کو پرتی کرمن کرنا تھا۔ اِس لئے آچاریہ جی مہاراج نے ایک دو بھجن کے بعد لوگوں سے کہا۔ کہ ہمیں اِس وقت روزانہ نت نیم ادا کرنا ہے اس لئے ایک گھنٹہ کے لئے آپ لوگ خاموشی سے بیٹھے رہیں یا گھروں کو واپس لوٹ جائیں پرتی کرمن کے بعد نصیحت آمیز گانے سنائے جائیں گے بعد ازاں پرتی کرمن سے فارغ ہو کر لوگوں کی خواہش کے مطابق مُنی ہیرو جے جی و دیگر خوش گلو سادھوؤں کو

دُنیا کی ناپائداری۔ جیودیا۔ گوشت خوری۔ شراب نوشی۔ وغیرہ عیوب پر شبد گانے کو فرمایا۔ جنھیں سنکر مسلمان لوگ بہت خوش ہوئے غرض بہت رات تک مسجد میں مجلس گرم رہی۔ بھولے لوگ سادھوؤں پر لٹو ہو گئے اور اگلے روز صبح وہیں ٹھہرنے کو کہنے لگے وہ ہر قسم کی رسدرسانی کی ذمہ داری لینے کو تیار تھے۔ آپ نے اُنھیں سمجھا دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بہت دور تک گاؤں کے لوگ اُنھیں چھوڑنے گئے۔

آپ معہ سادھوؤں کے جلدی جلدی سفر کرتے ہوئے پالی میں آئے۔ اِس جگہ ستامبر اور ستھانک واسی بھائیوں کے باہمی تنازعات ہو رہے تھے۔ اُنھیں رفع کرنے کے لئے آپ کو کچھ دیر یہاں ٹھہرنا نہایت ضروری معلوم ہوا۔ اِسجگہ خوب زور شور سے بحث مباحثے اور دھرم اُپدیش ہوتے رہے مارواڑ کے جینیوں میں بہت سی کمزوریاں تھیں۔ جنھیں آپ اچھی طرح محسوس کرتے تھے مگر لوگوں کی لاعلمی کے باعث اُنھیں دور کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مارواڑی لوگ باوجود تجارت پیشہ اور امیر ہونے کے بالکل اَن پڑھ تھے سوشل نقائص کے باعث مارواڑی جینی تباہ ہو رہے تھے۔ اَن میل بواہ یہاں کی ایک خصوصیت تھا۔ پردے کی رسم مسلمانوں کی طرح مروج تھی۔ عورتیں زیور سے لدی رہتی تھیں چونکہ آپ کا اُپدیش خاص اثر رکھتا تھا۔ اِس لئے آپنے لوگوں کو ضروری اصلاح کی ہدایت دی۔ آپ نے بوڑھوں کی شادی کے خلاف زور سے آواز اُٹھائی اور لوگوں کو سمجھایا کہ زر کی طمع سے

بچاری معصوم کنیاؤں کی زندگی مت برباد کرو۔ اپنے اُپدیشوں میں
آپ اُن گجراتی سیٹھوں کے کارنامے سناتے تھے جنھوں نے آپ
کے اُپدیش سے بیوی کے ہوتے ہوئے بخوشی برہمچریہ برت پالن
کرنے کا نیم لیا تھا۔ شادی کی غرض بچے پیدا کرنا ہے نہ کہ نفس
پرستی۔ اِسی طرح زیور اور چھوٹی عمر کی شادی کے خلاف آپ نے
لوگوں کو اُپدیش دیا۔ لڑکے لڑکی کی شادی کس عمر میں اور کسطرح
ہونی چاہئیے۔ اِس کے متعلق آپ نے شاستروں کے حوالجات
پیش کئے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ پردے کی نسبت جین بزرگوں
کی کیا رائے تھی۔ آپ نے فرمایا کہ قدیم ہندوستان میں پردے
کی باقاعدہ رسم نہ تھی ہندوستان میں اِس کی شروعات مسلمانوں
کے زمانہ سے ہوئی ہے آپ نے لوگوں کی توجہ تعلیم کی جانب مبذول
کی اور انھیں پستک بھنڈار اور پاٹھ شالائیں قایم کرنے کا
اُپدیش دیا۔ پالی میں آپ نے شری بلبھ وجے جی گیان وجے
جی۔ بدھی وجے جی۔ موتی وجے جی وغیرہ نئے چیلوں کو جوگ کرا کر
بڑی دکھشا دی۔

پالی کے لوگ آپ کا چترماس کرانے کے بہت خواہشمند
تھے۔ اِس علاقہ میں اُپدیش کی ضرورت کو محسوس کر کے آپ نے
اُسی سال پنجاب پہنچنے کا ارادہ چھوڑ دیا تھا لیکن ابھی پالی میں
چترماس کرنا پختہ نہ ہوا تھا۔ گرمی کا موسم نزدیک آرہا تھا سفر کرنے
کے لئے زیادہ وقت نہ تھا۔ پالی میں ریاست جودھپور کے جینیوں
کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن آپ کی خدمت میں بدیں غرض حاضر

ہوا - کہ آیندہ چترماس وہاں پر کیا جائے اِس سے پیشتر سمّت ۱۹۴۴
بکرم کا چترماس بھی جودھپور ہو چکا تھا - آپ کی موجودگی میں جو فروغ
جین دھرم کو وہاں ہوا تھا - وہ کسی سے بھُولا ہوا نہ تھا - لوگ اِس
بات کے خواہشمند تھے کہ ایک دفعہ اور آپ کا ضرور چترماس
ہو جائے اِدھر پالی کے لوگ زور دے رہے تھے - الغرض طے
یہ ہوا - کہ شری ہرکھ وجے جی اور اُن کے ہمراہ چند سادھو
پالی میں چترماس کریں اور باقی آپ کے ہمراہ جودھپور تشریف
لے جائیں بکرم سمّت ۱۹۴۶ کا چترماس نہایت دھوم دھام کے
ساتھ جودھپور میں ہوا - شراوک لوگ خوش و خرّم تھے - ہر روز
سینکڑوں مرد و زن دھرم اُپدیش سے مستفید ہوتے تھے عوام
الناس کی خواہشات کے مطابق اِس جگہ آپ یوگ شاستر
مصنفہ شری ہیم چندر آچاریہ لوگوں کو سناتے رہے - اِسجگہ
ڈاکٹر ہارنل صاحب کے لکھنے پر گورنمنٹ نے خاص آپ کے مطالعہ
کے لئے رگوید کی نئی اڈیشن مہاراجہ صاحب کی معرفت بھیجی -
آپ نہ صرف جین شاستروں پر ہی حاوی تھے بلکہ وید اوپنشد
پُران وغیرہ مستند کتابوں پر بھی حاوی تھے - آپ کے پاس
کئی ایک پنڈت لوگ تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے آتے رہے
اور جین دھرم کے متعلق سوال وجواب کر کے واقفیت حاصل
کرتے رہے اِس جگہ بھی آپ نے جینی لوگوں کو انمیل بواہ کے
نقصانات بتا کر برہمچریہ برت کی خوبیاں بیان کیں - ایک
پستک بھنڈار اور پاٹھ شالہ قایم کرادی -